نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالانہ بلا محصول عے۸ قیمت سالیانہ مع محصول ۳

نمبر ۲۶ - جلد ۹ - لودیانہ ۳۰ جون ۱۸۸۱ء قیمت فی پرچہ ۲ پائی

گلدستہ اخبارات

ابو نجان نے ہفتہ حال کے جنگ میں امیر کابل سے شکست کھائی = ہرات کی فوج نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایک مرتبہ تو کابل کو فتح کر لینا ہے = افغانستان کے معزز سردار امیر عبد الرحمان خان سے باغی ہو گئے ہیں = خبر ہے کہ امیر کابل نے حضور گورنر جنرل ہند کو لکھا ہے کہ ابو نجان میرے برخلاف جرار فوجیں لیکر آیا ہے مری امداد کیجاوے = قندھار کے باشندے جب چاپ ہیں نہ وے ابو نجان کا دم بھرتے ہیں اور نہ امیر کابل کے خیر خواہ بنتے ہیں = سنا ہے کہ محمد جان ایوب خان کے صلاحکاروں میں شامل ہو گیا ہے = جلال آباد کا حاکم اپنے علاقہ کے سرداروں سے بہت کچھ روپیہ جمع کر رہا ہے کہ امیر کابل کو جنگ کیواسطے درکار ہے = کابل کے باشندے امیر سے دل ہی دل میں ناراض ہیں کہ اسنے خاندان دوست محمد خان کے ساتھ بدسلوکی کی ہے = سرکار ہند ایک جدید قرضہ لینے والی ہے = یونان نے اگرچہ روم سے صلح کر کے اپنے دعوی کے موافق ملک لیلیا ہے مگر کہتا ہے کہ میرا پورا حق مجکو نہیں ملا ہے = علاقہ روس میں ایک شہر جسکی آبادی ۱۰ ہزار کی تھی بالکل جل گیا ہے = سلطان روم نے سلطان عبد العزیز خان کے قتل کی تحقیقات کو بند کر دیا ہے = قوم خرد کا سرغنہ ترکوں نے گرفتار کیا ہے = شاہ چین کے چیچک نکلی ہے اور سخت بیمار ہیں = سرحد کاشغر پر روسی فوجیں نمودار ہوئی ہیں = جیپور کے خزانہ میں ۲ لاکھ روپیہ کا غبن ثابت ہوا ہے = پشاور کے ضلع میں پچاس جوان لوٹ مار کی غرض سے اکا خیل فرزند کے رہزن گھوم رہے ہیں = اخوند سوات کے فرزندوں میں حکومت کیواسطے فساد برپا ہو رہا ہے = کوہ تان کے علاقوں میں سلمان اور روسی لڑ رہے ہیں = شاہ ایران کے پاس ایک روسی سفیر دوستی کا پیغام لیکر آیا ہے = آئرلینڈ کا فساد آخر کار کمی پر ہے = دریا سندھ کا پل اٹک کے نیچے ٹوٹ گیا ہے = حیدرآباد دکھن میں عورتوں کی آمد کو گورنمنٹ نے روک دیا ہے = بلگیریہ کے شہزادہ نے اپنی حکومت میں پارلیمنٹ جاری کرنے کا اشتہار دیا ہے = مہاراجہ صاحب کشمیر بھی اپنی ریاست میں ضیغہ اشتہار کر جاری کیا چاہتے ہیں = میسور کی تمام اضلاع میں بارش کے نہ ہونے سے قحط کے آثار نمودار ہونے لگے ہیں = لاہور میں ٹون ہال کے بننے کی خبر ہے = چین اور روس کا جو عہد نامہ ہوا تھا اُس میں روس کی طرف سے چین کو کلجا کے دینیکا وعدہ ہوا ہے = فرانس کی فوج بسارٹا میں جا پہونچی ہے = اقوام عرب ترکوں کی حکومت سے نکلنا چاہتی ہیں = ہندوستان میں شادی بیوگان کی چاروں طرف دھوم دھام ہو رہی ہے = روس میں حکم ہوا ہے کہ ۲ برس کی عمر تک کوئی روسی باہر نجانے پاوے =

نور افشاں

——علم کیمیا کا مضمون ہفتہ گذشتہ میں ختم ہو چکا ہے یقین ہے کہ شائقین علم کیمیا اور طلبہ مدارس نے جنکو اسکی تعلیم ضروری تھی بہت فایدہ اُٹھایا ہوگا۔ ہم بنظر ترقی تعلیم علم ہیئت برائے استفادہ خاص و عام ہفتہ حال سے علم ہیئت کا مختصر بیان کہ جسکے مطالعہ سے ناظرین منفاد حاصل کرینگے درج اخبار کرتے ہیں۔ اگرچہ اس مضمون سے علم ہیئت کے تمام مدارج معلوم نہ ہونگے لیکن اُمید ہے کہ اسکو پڑھکر ناظرین علم مذکور کیطرف راغب ہو کر اچھی اچھی کتابیں حاصل کر کے مطالعہ کرینگے +

——بنگلور سے ۲۶ جون کی خبر بذریعہ تار آئی ہے کہ موسم حال کی انتظاری قابل اطمینان نہیں ہے کیونکہ اندیشہ ہو رہا ہے کہ فصل کا عدم بارش سے سخت نقصان ہوگا۔ متصل بنگلور کے علاقوں میں دھانکی زراعت خشک ہوتی جاتی ہے اور بہت سی زمین باعث عدم بارش جوتی بوئی نہیں گئی ہے۔ مقام ہکور میں یہانتک خشکی ہے کہ پینے کو بھی پانی بمشکل دستیاب ہوتا ہے۔ اور میسور کے علاقجات میں بارش کی ضرورت حد سے زیادہ ہے +

——ہندوستان میں جہاں جہاں مکان پختہ بنے ہوئے ہوتے ہیں وہاں کے باشندے آتشزدگی کا چنداں خوف نہیں رکھتے ہیں مگر جاپان و قسطنطنیہ و امریکہ وغیرہ ممالک کے باشندے جہاں کہ مکانات لکڑی کے بنے ہوئے ہوتے ہیں آتشزدگی سے بہت خوف رکھتے ہیں چنانچہ چند سال ہوئے کہ شہر بوسٹن واقع امریکہ ایک دن میں آگ سے جل گیا اور ۱۸۷۱ء میں شہر شکاگو کو جسکی آبادی ۵۰۰۰۰۰ آدمیوں کی ہے ایسی آگ لگی کہ قریب نصف کے جل کر برباد ہو گیا۔ سال حال کے شروع میں شہر ٹوکیو واقع جاپان کو آگ لگی کہ جسکے صدمے سے ۱۵۰۰۰ مکانات جل کر خاک ہو گئے اور باشندوں میں سے پچاس ہزار آدمی ویران ہو گئے۔ شہر میں ایک فاصلہ جسکا عرض پونہ میل اور طول پانچ میل تھا صاف ہو گیا۔ فروری ۱۸۸۱ء میں جو اسی شہر میں تین مرتبہ آگ لگی جسمیں علاوہ نقصان مذکور ۱۰۰۰۰ مکانات برباد ہو گئے آگ کے موافق کوئی چیز زیادہ فایدہ مند نہیں مگر افشاں کی ایسی دشمن بھی ہو سکتی ہے کہ جس سے ہلاکت کے درجہ کو پہونچا دیتی ہے +

——مشنری ریویو مطبوعہ ماہ حال سے معلوم ہوا کہ دین عیسوی بدستور دنیا میں ترقی پذیر ہو رہا ہے چنانچہ اُن صاحبان کی تقویت کے لئے جو کہ اس خیال میں پڑے ہوئے ہیں کہ یہہ دین بڑھاپے میں انکرست ہو گیا ہے۔ چند خبریں ذیل میں مندرج کیجاتی ہیں جنسے معلوم ہوگا کہ مسیح کی انجیل ابتک ہر ایک کی نجات کے لئے جو ایمان لاتا ہے خدا کی قدرت ہے +

قوم نیز پرسیس متوطن ملک امریکہ میں سے ۴۰ آدمی اصطباغ پاکر عیسائی ہوئے۔ واضح رہے کہ قوم مذکور بالا امریکہ کے وحشی اقوام میں سے ایک ہے۔ انگلش پریسبٹیرین مشن واقع چین سے خبر ہے کہ ۳۲ آدمی عیسائی ہوئے۔ عرصہ چار سال کا ہوا کہ جناب پادری اسٹیفن مقام گوادی لجارا ملک میکسیکو میں قتل کئے گئے اب سنتے ہیں کہ ۲۳ دسمبر ۱۸۸۰ء کو قاتلوں میں سے ۷۵ آدمی پادری واٹکنس صاحب کی معرفت کلیسیا میں شامل ہوئے۔ ان ۷۵ شخصوں میں ایک شخص وہ بھی تھا کہ جسنے اُس رات کو کہ جب اسٹیفن صاحب قتل ہوئے مشعل جلا کر انکو روشنی دکھلاتا تھا۔ جسوقت کلیسیا میں داخل ہوا واٹکنس صاحب نے اسکو یہہ نصیحت دی کہ میں خوشی سے تمکو اس کلیسیا میں شامل کرتا ہوں اگرچہ تم نے انکو بہت ستایا اور اب میں تمکو اختیار دیتا ہوں کہ اسٹیفن و انٹیونی رائز صاحب شہید کے کام میں مشغول ہو جاؤ تاکہ تم اپنی نوبت میں انکی خاطر کہ جنسے تمکو اپنے بیش قیمت لہو سے پاک کیا ہے دکھ اُٹھاؤ۔ چنانچہ سال حال کے شروع میں وہ خوشی سے خوشخبری اوروں کو سنانے لگا بمقام انگولہ سے پادری جے۔ اے کیلاؤ صاحب لکھتے ہیں کہ گذشتہ ۱۸۸۰ء میں ہم نے ۲۷۵۰ آدمیوں کو اصطباغ دیکر کلیسیا میں شامل کیا اور ہمکو اُمید ہے کہ اسیقدر لوگ ۱۸۸۱ء میں دین عیسوی کو قبول کرینگے +

ملک سیام سے ڈاکٹر ڈین صاحب لکھتے ہیں کہ ۳۳ آدمی عیسائی ہوئے۔ شہر کانٹن علاقہ چین سے پادری ہنری صاحب خبر دیتے ہیں کہ ۱۱ آدمی کلیسیا میں شامل ہوئے۔ مقام ہیواری علاقہ احاطہ بمبئی میں ۶ عورتوں نے دین حق کو قبول کیا۔ شہر سنین فران سسکو میں اہل جاپان و چین میں سے ۱۱ آدمی عیسائی ہوئے۔ شہر کلکتہ میں خاندان بابو راج کستو بابین صاحب میں سے ۹ آدمی عیسائی ہوئے +

——اخبارات کابل سے معلوم ہوا کہ امیر کابل اور ایوبخان کے مابین ہفتہ حال میں ایک خفیف اور ایک بھاری لڑائی ہوئی جسمیں ایوبخان کو شکست ہوئی۔ مگر ایوبخان کا دل اس شکست سے ہٹا نہیں۔ برابر سامان جنگ کے بہم پہنچانے میں ساعی ہے اور آدمیوں کو بھرتی کرتا جاتا ہے ایک جنگ عنقریب ہونیوالی ہے جسکے نتیجہ کی خبر بعد میں

علم ہیئت کا مختصر بیان

تمہید

جو جو شخص علم ہیئت کے دقایق سے بکمال واقف ہووےگا خالق کی مصنوعات پر کیا کیا آفرین اور استعجاب کریگا بلکہ قیاس چاہتا ہے کہ تو بھی اُن مصنوعات کو زرا واقعی نہ سمجھیگا ۔ ہزار ہا آفتاب آس پاس اِدھر اُدھر معلق ایک دوسرے سے بے نہایت مفاصلہ پر اور انکی حقیقت میں بیشمار دنیا نیز حرکت میں اور جو دوری انکے واسطے مقرر ہیں اُن میں ساتھ امن و امان کے سازگاری اور برابری سے یہہ سب دنیا گردش کرنے والے ہیں اور حیوانات ذی عقل و شعور سے آباد ہیں واسطے خالق کی بندگی کرنیکے اور کبھی اپنی دوری سے ٹلنے والے نہیں +

آغاز

اجرام فلکی یعنی چاند اور سیاروں اور ستاروں کے ملاحظہ سے خدا کی قدرت ہیبتناک اور پر جلال دریافت ہوتی ہے کہ جسکو بناکر مدام خبرداری کرتا ہے + یہہ مختصر بیان علم ہیئت کا ہے ۔ آفتاب اور کرہ زمین اور سیارہ اور ذودوابے جو کہ اِس آفتاب کو مرکز جانکر گرد اسکے متحرک ہیں اُنہوں کی حالات پر قاعدہ شمسی مشتمل ہے ۔ خدا نے آفتاب کو تمام سیاروں کے جو کہ اسکے آس پاس گردش کرتے ہیں تقریبًا اوسط میں رکھا ہے +

اِس زمین اور سب سیاروں کو آفتاب روشنی اور گرمی دیتا ہے ۔ اگر سورج نہ ہوتا تو بالکل اندھیرا رہتا ۔ اہل ہیئت نے آفتاب کے قطر کو ۸ لاکھ ۲۳ ہزار میل حساب کیا ہے ۔ ۲۵ روز میں آفتاب اپنے محور پر ایک دورا تمام کرتا ہے ۔ زمین سے وہ ۹ کروڑ ۵۰ لاکھ میل دور ہے ۔ اہل ہیئت نے اِس حساب کو جیسے تحقیق علم ریاضی میں ہوتی ہے ویسا ہی تحقیق کیا ہے ۔ اور وے ٹھیک کہہ سکتے ہیں کہ کب سورج اور چاند کو گرہن ہوگا ۔ اگر آفتاب کے اندازے کو گھڑے برابر سمجھو تو زمین کا اندازہ مٹر برابر سمجھنا چاہئے ۔ زمین آفتاب کے مقابلہ میں یہی نسبت رکھتی ہے + اگر آفتاب پرسے توپ چھوڑی جاوے تو زمین تک گولا اسکا ۱۹ برس میں نہیں پہونچیگا +

سورج اور چاند اور سیاروں کے چھوٹے نظر آنے کے سبب میں

سورج اور چاند اور ستارے کہ ہر ایک دل میں نہایت بڑے جہاں میں ۔ اسقدر چھوٹے نظر آتے ہیں سبب اسکا یہہ ہے کہ جو چیز جسقدر دور ہوتی ہے ویسے ہی چھوٹی نظر پڑتی ہے ۔ یہہ حال اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے ۔ غبارے کی چڑھائی دیکھنے سے ۔ جبتک کہ وہ نزدیک تماشائیوں کے سر پر سے چھڑ رہا ہوا ہے کتنا بہت بڑا نظر آتا ہے ۔ اب تم اِس سے معلوم کر سکتے ہو کہ سورج اور چاند اور ستارے جو حقیقت میں نہایت بڑے ہیں چھوٹے نظر آتے ہیں اُسکا باعث یہہ ہے کہ وہ ہم سے نہایت دور ہیں یہانتک کہ گولہ توپ کا سال ہا سال میں بھی اُنتک نہ پہونچ سکے ۔ تعجب یہہ ہے کہ وے کچھ نظر آتے ہیں ۔ اگر وے اسقدر بہت بڑے نہ ہوتے تو ہرگز نظر نہ آتے ۔ ایسی باتوں کے سمجھنے سے یہہ دل خدا کی طرف جاتا ہے جسنے ان سب کو بنایا ہے اور اُنہوں کی خبرداری کرتا ہے چاہئے کہ اسکی بندگی کریں اور اُسکا حکم مانیں +

عطارد کا بیان

۱ ۔ جس سیارہ کو خدا نے سب سیاروں سے آفتاب کے قریب تر رکھا ہے وہ مرکوری یعنے عطارد کہلاتا ہے اسکو دوربین کے وسیلہ سے ہر شخص دیکھ سکتا ہے اور کبھی بغیر دوربین کے بھی دیکھا جاتا ہے +

۲ ۔ یہہ سیارہ آفتاب سے ۳ کروڑ ۷ لاکھ میل دور ہے +

۳ ۔ اُسکا قطر ۳ ہزار ۲ سو میل لمبا ہے اور سورج کے آس پاس ۸۷ دن ۲۳ گھنٹہ میں ایک دورے کو تمام کرتا ہے +

۴ ۔ اُسکی تیز روی بہت بھیانک ہے یعنے ایک لاکھ ۵ ہزار میل ایک گھنٹہ میں طے کرتا ہے +

۵ ۔ زمین کی بہ نسبت عطارد آفتاب کے بہت نزدیک ہے اسواسطے سورج اُسکے باشندوں کو سات گنا بہ نسبت زمین کے باشندوں کے بڑا نظر آویگا بشرطیکہ اُنکی بصارت ہماری بصارت کے برابر ہووے اور گرمی عطارد پر اگر وہ مقام زمین کی مثال ہووے سات گنی زیادہ ہووے گی +

۶ ۔ عطارد سب سیاروں کی مانند اپنی ذات کی روشنی کچھ نہیں رکھتا ہے مگر آفتاب سے مستنیر ہوکے وہ چمکتا ہے +

۷ ۔ اگر آفتاب پر سے توپ چھوڑی جاوے تو اُسکا گولا عطارد تک ساڑھے سات برس میں پہونچیگا +

زہرہ کا بیان

۱ ۔ یہہ سیارہ جو قاعدہ شمسی میں دوسرا درجہ والا ہے آفتاب سے ۶ کروڑ ۹۰ لاکھ میل دور ہے اور وینس یعنے زہرہ کہلاتا ہے اور ۸۰ ہزار میل کو ایک گھنٹہ میں طے کرتا ہے +

۲ ۔ وینس یعنی زہرہ گرد سورج کے ۲۲۴ دن اور ۷ گھنٹہ میں دورہ پورا کرتا ہے اور اُسکا قطر ۷ ہزار ۷ سو اور ۶ میل دراز ہے ۔ زہرہ عطارد سے بڑا گرم اس کرہ زمین سے چھوٹا ہے ۔

باقی آیندہ

مراسلات

منشور محمدی کی اصلاح کی تصحیح

منشور محمدی مطبوعہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۰۹ھ نمبر ۱۸ جلد ۱۰ میں سوائے تمدد و دروغ کے ایک لفظی اصلاح میں بھی غلط کاری واقع ہوئی ہے +

قولہ ـ وغیرہما کے لفظ سے پادری صاحب کی لیاقت علی الخصوص صرف و نحو کی شہادت ملتی ہے ـ ... وغیرہ کا لفظ جمع کا فائدہ دیتا ہے اسکے ساتھ ہما صیغہ تثنیہ کی کیسی بنگی خاب ہم چاہئے +

بیچ ہر دو باتوں میں سے ایک تو ظاہر ہو ہی گئی ہے یعنے میری لیاقت اور یا آپکی صرف و نحو ـ سو فہم ہو کہ آپکا لفظ وغیرہما کو غلط ٹھہرانا غلط ہے کیونکہ میں نے لفظ وغیرہما نہیں وغیرہما لکھا تھا جو بلحاظ صحت لفظی کے بالکل صحیح ہے اس مراد سے کہ واو عطف کی اور غیر یعنے سوائے اور ہما ضمیر صیغہ تثنیہ کا یعنے اور سوائے ان دو کے ـ لیکن آپنے وغیرکا وغیرہ (نہیں معلوم کیوں!) بنا کر کہدیا ہے کہ وغیرہ کا لفظ جمع کا فائدہ دیتا ہے اسکے ساتھ ہما صیغہ تثنیہ کی کیسی بنگی ـ ہمیں خیال تھا کہ وغیرہ میں (ہ) ضمیر واحد ہے اور صحیح بھی یوں ہی ہے یعنے اور سوائے اسکے اور ہم ضمیر جمع ہے جیسے وغیرہم لیکن آپ نے نہیں معلوم وغیرہ ہم کیونکر بنا دیا ہے سو صاحب یاد رہے کہ غیر اور ہما کی آپسمیں خوب بنتی ہے ـ اسپر بھی اگر میرے کہنے پر اعتبار نہ آوے تو دیکھئے اعجاز عیسوی مطبوعہ ۱۸۵۱ء صفحہ ۱۱ اوپر سے تیسری سطر میں نواں لفظ وغیرہما ہے اور پھر دیکھئے جان رچرڈسن صاحب کی عربی فارسی اور انگریزی لغات لفظ غیر ـ جہاں آپ غیرہم اور غیرہما اور غیرہم اور غیرہما پاوینگے ـ پس لفظ وغیرہما میں صرفی غلطی نہیں ہے ـ سو آپ اپنی غلطی میرے ذمے کاہیکو لگاتے ہیں +

پھر بالفرض اگر آپ ہی کا قاعدہ درست ہوتا تو بھی اس سے ایسا نتیجہ نہ نکالنا چاہئے جیسا آپ نے نکالا ہے کیونکہ اس حساب سے تو بہتیرے عالم بے علم ثابت ہو سکتے ہیں چنانچہ اب میں آپکو بتلاتا ہوں کہ کسر کہاں ہے ـ لفظ وغیرہما میں نہیں لیکن اسکے ماقبل عبارت میں ہے یعنے ڈاکٹر فانڈر صاحب کے ساتھ ایک اور نام لکھنا رہ گیا ہے مثلاً بجگہہ پروفیسر محمد حسین صاحب کا نام جایز رکھتا ہوں اور تب لفظ وغیرہما کا فائدہ معلوم ہوگا ـ اس حال میں اگر تثنیہ سے غرض نہ ہوتی تو لفظ وغیرہ ہی پر کفایت کیجاتی اور وغیرہ ہم پھر بھی درست نہ ہوتا ـ اگر آپ حقیقتاً میری غلطی سے مجھے آگاہ کراتے تو از حد مشکور ہوتا مگر آپ نے ظلم کیا اور ادائے شکریہ کے لئے جگہہ نہ دی +

باقی جو کچھ آپنے اظہار عیسوی کی نسبت تحریر کیا ہے اسپر مجھے صرف اتنا افسوس ہے کہ آپنے حقیقت کو اور بھی چھوڑ دیا اور محض خیالی ہی باتوں سے کام چلایا ہے ـ چنانچہ کہتے ہو کہ امرتسر اور گورداسپور اور لاہور اور جالندھر کے عیسائی تو فخریہ مسلمانوں سے کہتے پھریں کہ ہمارے ایک پادری صاحب کتاب اظہار عیسوی بجواب اعجاز عیسوی لکھ رہے ہیں (نہیں صاحب یوں کہو کہ لکھ چکے ہیں) اور پادری ہیکی صاحب کو خبر نہ ہو ـ صاحب من اس علم اور فخر کی بنا پادری رجب علی صاحب کا ریویو تھا جو انہوں نے اظہار عیسوی پر سفیر ہند نمبر ۳۳ چہارم اگست ۱۸۹۰ء میں چھاپا تھا اور جبکہ منشور کتاب میرے پاس نہیں تو کسی شہر کے عیسائی کو خبر نہ تھی اور گورداسپور کے دو عیسائیوں کو یعنے منشی عزیز الحق اور منشی عبد اللہ کو خبر تو ہوئی مگر اس حال جب میں کتاب کی نقل کروا رہا تھا پس صاحب پادری ہیکی صاحب کو خبر نہ ہونیکی یہہ کچھ وجہ نہیں ہے یہہ آپکی بیخبری کا ظہور ہے ـ آپنے یہہ صرف فرض کر لیا ہے +

قولہ ـ خیر جانے دو اسقدر تو آپ بھی مانتے ہیں کہ کتاب مذکور تین ہفتہ تک پادری ہیکی صاحب کے پاس رہی کیا اس عرصہ میں ایک فاضل پادری دیکھ کر تصحیح اور درستی کی کوشش نہیں کر سکتا ـ نہیں صاحب یہہ بھی صرف آپکا خیال ہے ـ اس کتاب میں ہیکی صاحب کی تصحیح کی گنجائش نہ تھی ـ اور جس طرح کتاب ہیکی صاحب کے پاس بھیجی گئی تھی اسیطرح کیٹھی سے میرے پاس واپس آئی اور بعد اسکے ہیکی صاحب سے دریافت بھی کیا تو معلوم ہوا کہ انہوں نے کتاب مذکور نہ خود کھولکر دیکھی اور نہ پڑھوا کر سنی ـ پھر غور کیجئے کہ کسی کام کے کر سکنے اور فی الواقعی کرنے میں بہت فرق ہے ـ اسلئے میں نہیں کہتا کہ وہ نہیں کر سکتے تھے لیکن یہہ کہ انہوں نے نہیں کیا ـ سو اسکے انکار کر سکنا حقیقت کے خلاف اور ازاں موجب جھوٹھ ہے ـ اور سیالکوٹی ملا نمبر بھی آپ اپنے عبارت آرائی کا الزام کیا پہلے ہی رکھ اور ہی سنایا تھا ـ سو صاحب اس بات میں بھی آپ جھوٹھے ہی ہیں کیونکہ فلان وغیرہ صرف کاتب کا کام کرتے تھے اور جو کچھ بتلایا جاتا وہی لکھتے تھے اور پھر مولوی صاحب نے بہت تھوڑے صفحے نقل کئے تھے ٹھیک تعداد اسوقت مجھے یاد نہیں غالباً پچاس سے کم ہی کئے ہونگے اور کتاب کے کل صفحے چار سو سے کچھ زیادہ ہیں تو کل کتاب کی عبارت آرائی کیونکر انکے ذمے قائم ہو سکتی ہے ـ صاحب من مخالفت کی ہجو یا تحقیر کرنے سے غلبہ حاصل نہیں ہوا کرتا لیکن آپنے اسی میں کچھ مصلحت دیکھی ہے مگر ملہی تعلیم اسکے برخلاف ہے +

راقم

جی ایل ٹھاکر داس

شاہراہ یا شریعت نمبر ۸

پانچواں حکم۔ تو اپنے ماں باپ کی عزت کرتا کہ تیری عمر اُس زمین پر جو کہ خداوند تیرا خدا تجھے دیتا ہے دراز ہو خروج ۲۰ باب ۱۲ آیت ٭

اکثر اشخاص اس بات سے ناواقف نہ ہونگے کہ دس حکموں کا مجموعہ خدا نے موسیٰ کو پتھر کی دو تختیوں پر کندہ عطا فرمایا تھا اور اکثروں کا خیال یہہ ہے کہ ان دونوں تختیوں میں دو مختلف طرح کے احکام تھے یعنی حصہ اوّل میں جو کہ پہلی تختی پر تھا وہ احکام مندرج تھے جو کہ خدا سے تعلق رکھتے ہیں اور حصہ دوم دوسری تختی پر جو کہ انسان سے علاقہ رکھتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ اسیواسطے پہلی تختی پر پہلے چار اور دوسری پر دوسرے چھ حکم تھے ایک اور قسم کی خیال کے آدمی بھی ہیں جو کہ کہتے ہیں کہ یہہ پانچواں حکم بھی گو بظاہر انسان سے علاقہ رکھتا ہے پر حقیقتاً خدا سے کیونکہ والدین دنیا میں قائم مقام یا نائب خدا ہیں وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ خدا نے اُن حکموں پر جو کہ اُس سے علاقہ رکھتے ہیں ایک مہر لگادی ہے اور وہ جملہ خداوند خدا ہے چنانچہ یہہ پہلے پانچ حکموں میں سے ہر ایک میں پایا جاتا ہے خیر جسطرح ان احکام کی تقسیم تختیوں پر ہوئی ہو ہوا گر ہمکو معلوم نہ ہو تو ہمارا کیا نقصان ہے ہمکو یہہ تو معلوم ہے کہ اُن دونوں پر یہی احکام تھے جو کہ توریت شریف میں مندرج ہیں اور جنکو ہم مسیحی خدا کے دس احکام کے نام سے موسوم کرتے ہیں آج ہمارے سامنے یہہ پانچواں حکم ہے گویا ہم اکثروں کی خیال کے مطابق پہلا حصہ ختم کر چکے ہیں اور اب دوسرے کو شروع کیا ہے اگر خدا مدد دے تو یہہ سلسلہ اسیطرح ختم ہو جائیگا٭ حکم یہہ ہے کہ تو اپنے ماں باپ کی عزت وغیرہ۔ ذرہ غور کرو کہ انسانکو خدا نے سب سے پہلا حکم جو کہ انسان سے تعلق رکھتا ہے یہہ دیا ہے کہ بچے اپنے والدین کی عزت کریں یہہ انسان اور خدا میں ایک بڑا بھاری فرق یہہ ہے کہ خدا ہمیشہ سیدھی طرف سے کام شروع کرتا اور انسان ہمیشہ اُلٹی طرف سے چنانچہ اگر یہہ حکم کوئی آدمی دیتا تو شاید یہہ حکم سب سے آخر میں جگہہ پاتا۔ شاید اُسکا سب سے پہلا حکم بادشاہوںکو پھر سپاہ کو پھر سوسائٹی کو اور اسیطرح فلانے اور فلانے کے لئے ہوتا پر خدا اسکے برعکس چلکے ایک ایسی عمدہ تدبیر نکالتا ہے کہ جس سے سب کو فائدہ پہونچے وہ بچوں سے شروع کرتا ہے وہ چاہتا کہ اگر بچے اچھی طرح ہو جائیں تو ایک ایسا زمانہ آویگا کہ بادشاہ سپاہ وغیرہ خود اچھے ہو جائینگے۔ واہ خدا کی دانائی اور قدرت کی کیسی گہرائی ہے۔ خدا کی عقل کے مقابل ہماری سب سے بڑھی ہوئی عقل محض بیوقوفی ہے۔ اس حکم پر دو سوال لازم گئے ہیں۔ اول کہ ہم کسطرح دوم کیوں ماں باپ کی عزت کریں ٭

(۱) سوال اوّل کے جواب میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہوگا کہ اگر ہم اپنے والدین کی عزت کیا چاہتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہم انکی ٹھیک اور درست فرمانبرداری کریں۔ اکثر لڑکے ماں باپ کا حکم تو مان لیتے ہیں پر ہم ایسے حکم مان لینے کو ٹھیک فرمانبرداری کہہ نہیں سکتے مثلاً کوئی اپنے لڑکیکو فلانا کام کرنیکو کہتا ہے اور لڑکا صرف ڈر یا مار سے اس کام کو کرتا ہے تو کون ایسے لڑکیکو فرمانبردار کہہ سکتا ہے۔ ہاں البتہ اُسنے فرمانبرداری تو کی پر یہہ ٹھیک قسم کی فرمانبرداری نہیں ٹھیک فرمانبرداری تین قسم کی ہو سکتی ہے۔ اوّل تو لڑکا اپنے والدین کے حکم فوراً مان لے یا دوسرے الفاظ میں یہہ کہو کہ جب اسکو حکم ملا تب ہی فی الفور اسکو مان لے۔ جیسا کہ فرشتے اور آسمان کی طاقتیں خدا کا حکم مانتی ہیں جیسا کہ لکھا ہے کہ خدا نے کہا کہ اُجالا ہو (روشنی ہو) زمین سبزہ اُگاوے وغیرہ ہوئے اور وہ فوراً ہو گئی۔ اسیطرح بچونکو چاہئے کہ اپنے والدین کے احکام بے چون و چرا مان لیں اور فوراً اُسپر عمل کریں دوم اس قسم کی فرمانبرداری کے ساتھ غیر حاضری کی فرمانبرداری بھی ہو یعنی جو حکم والدین کی حاضری میں مانے جاویں وہی انکی غیر حاضری میں بھی ضرور مانے جاویں ورنہ یہہ ہرگز ہرگز درست تابعداری نہ ہوگی اکثر لوگ ظاہر پرست ہوتے ہیں اور حاضری میں تمہاری غلام ثناخوان اور فرمانبردار وغیرہ لیکن غیر حاضری میں تم کون اور ہم کون کا سا معاملہ کرتے ہیں یہہ صرف مکاری اور خودغرضی کا نتیجہ ہے پس یہاں خدا بچونکو فرماتا ہے کہ اپنے والدین کی اسطرح کی تابعداری کریں جو کہ ظاہراً اور باطناً یکساں ہو۔ اسطرح جب بچے ہمیشہ سادہ دلی کے عادی ہو جاینگے اور مکاری وغیرہ کا نام تک بھی دنیا سے مٹ جائیگا۔ ایک بڑے لائق امریکن کا قول ہے کہ میں سب کچھ جسکو کہ لوگ نیک نیتی یا نیک اخلاق وغیرہ کہتے صرف والدین کے حکم ٹھیک اور درست طور پر مان لینے سے پایا۔ کیا عمدہ نصیحت ہے کہ اے بچو اپنے والدین کے تابعدار رہو سوم چاہئے کہ اس فرمانبرداری کی غرض ٹھیک ہو اور وہ صرف محبت ہے ہم اپنے والدین کے احکام درست طور پر صرف محبت ہی کے سبب مانتے ہیں اور کسی قسم کا زور یا لالچ ہمارے دلمیں کبھی حقیقی فرمانبرداری پیدا کر نہیں سکتا۔ پس بچونکو سب سے پہلے درکار اور ضرور ہے کہ اپنے والدین کی محبت رکھیں اور تب یقیناً وہ خود بخود والدین کے احکام مان لینے پر ہمیشہ کمربستہ رہینگے بلکہ ہمیشہ اس بات کی فکر میں رہینگے کہ کب ہمارے والدین ہمکو کوئی حکم دینگے۔ اور جب حکم ملیگا تو فوراً اُسکو قبول کریں۔ القصہ اس قسم کی فرمانبرداری سے یہاں خدا کی مراد ہے۔ خدا چاہتا ہے کہ ہم اولاً اُسکے

نا ایستعام کی فرمانبرداری کرنا اسطرح پر سکیں تب تو ہم خدا کی فرمانبرداری اور عزت بھی ٹھیک طرح پر کرسکینگے

سوال دوم یہہ ہے کہ ہم کیوں اپنے والدین کی عزت کریں اسکے دو جواب ہیں اوّل تو یہہ کہ ایسا کرنا ہماری برکت کا اور دوم ایسا نکرنا ہماری لعنت کا باعث ہے برکت تو یہاں مذکور ہے جو کہ الفاظ تاکہ تیری عمر سے شروع ہوتے ہیں اور لعنت اور جگہہ مثلاً امثال یسعیاہ وغیرہ میں کہ لعنتی ہے وہ شخص جو کہ اپنے والدین کی ذرہ بھی بےعزتی کرتا ہے امثال ۳۰ باب ۱۷ آیت۔ مجھکو واشنگٹن صاحب کا قصہ یاد آتا ہے کہ جب ابھی وہ صغیر سن ہی تھے انکو جہاز رانی کا شوق ہوا اور اپنے اس ارادہ سے مغلوب ہو کر والدہ سے رخصت لینے گئے لیکن والدہ کے آنسو دیکھکر نہ جاسکے کیونکہ انکو یہہ معلوم ہو گیا کہ میں ایسا کرنے میں خدا کا پانچواں حکم توڑتا ہوں جسکا انجام لعنت ذلت اور خواری ہے انسے منقول ہے کہ جب وہ اچھے عہدہ پر کامیاب ہوئے وہ فرماتے تھے کہ یہہ سب برکتیں مجھکو صرف والدہ کے حکم ماننے کے سبب ملیں +

اے بچو اگر تم دنیا میں سرخروئی اور عاقبت میں آرام چاہتے ہو تو اس حکم کو مانو ورنہ ذلت اور خواری تمہارے دروازہ پر کھڑی ہے۔ لیکن چاہئے کہ سب سے پہلے ہم اپنے آسمانی باپ کی فرمانبرداری کریں اور اسکے احکام سب سے اوّل مانیں۔ اگر والدین کوئی ایسا حکم دیں جو کہ خدا کے حکم کے برخلاف ہو تو ہمکو والدین کی نافرمانبرداری اور خدا کی تابعداری کرنا ضرور ہے کیونکہ والدین دنیا میں خدا کے قایمقام ہیں اور اگر وہ خدا کے برخلاف ہمکو کہیں تو گویا خدا سے بغاوت کرتے ہیں اور اگر ہم انکے ساتھ شریک ہوں تو ہم بھی خدا سے باغی ہوئے۔ ناظرین خدا سب سے بڑا باپ ہے اسکا حکم ماننا سب کا اوّل ضرور ہے۔ دیکھو مسیح خداوند نے کیا عمدہ نمونہ دکھایا کہ اپنے باپ کی تابعداری میں ہر مو فرق آنے نہ دیا اور تب اپنے جسمانی والدین کے احکام مان لیتے پر جب کبھی کوئی خدا کی مرضی کے برخلاف حکم ملا تو صاف صاف کہدیا کہ اے عورت تجھے مجھے کیا کام۔ پس چاہئے کہ ہم مسیح کے نقش قدم پر چلیں وہ ہمارے لئے کامل نمونہ ہے جس سے بہتر کبھی پایا جاسکتا نہ دنیا میں نہ ہوا ہے نہ ہوگا اگر ہو تو کوئی کچھ بھی پیش کرے۔ اب وہی سلامتی کا شاہزادہ ہم سب کے ساتھ ہمیشہ ہو آمین +

راقم
فقیر محمد حنیف از لودیانہ

پنجاب پنچ لاہور

یہہ امر تحقیقات کے بعد مان لیا گیا ہے کہ ہر قوم کے خاص وعام میں فرق ہوتا ہے۔ وہ امر جو خاص کو عام سے الگ کرتا ہے افعال حسنہ بالارادہ ہے اور کوئی امر اسکا ثابت نہیں ہوا۔ پنجاب پنچ (نمبر ۱۳ جلد ۴ مطبوعہ ۲۹ مارچ سنہ حال کے صفحہ ۷۰ کا مضمون مسئلہ تثلیث کا ثبوت بطرز جدید اور تازہ مقدسہ نے اپنے نامہ نگار وحدانیت کے عاشق کو خوب تبلادیا کہ وہ کون ہے۔ کیونکہ پہلے مضمون کے آخر میں یہہ پتہ لکھا ہے کہ صاحب راقم تثلیث کے مسئلہ کی بات چیت کے بعد جھنڈی لوے والی کی ٹھنک کے نیچے بیٹھے جہاں انکے کان میں مرغوب سریلی آواز سنائی دی سکھی رے تیرے گھونگریلے بال الخ +

اب ناظرین نور افشاں خود انصاف کرسکتے ہیں کہ صاحب راقم مضمون مذکور کا نام برعکس نہند نام زنگی کافور وحدانیت کا عاشق موزون ہے یا کچھ اور۔ کیا کوئی پاک طینت شخص خداوند تعالے عزاسمہ کی مقدس ذات اور صفات کے تذکرہ کے بعد لونڈیوں کے گھر کا رستہ لیگا کیا یہہ شخص اپنے مذہب میں حقیقت کے مطابق اسم بامسمی یعنی وحدانیت کا عاشق ہے یا کسی اور چیز کا دالہ و شیدا ہے؟ کیا ایسے مضمون پنچوں کی عزت اور توقیر بڑھا کر انہیں غیر قوموں اور ہم قوموں میں ہر دل عزیز کرسکتے ہیں؟ ہم نے کبھی کسی منکر کو بھی ایسی فضول اور بےبنیاد اور جھوٹی بحث کرتے نہیں سنا کیونکہ خداوند تعالے کی ذات اور صفات کے بیان میں وہ بھی ساکت رہ جاتے ہیں۔ کیا ایسے اخباروں سے امید ہوسکتی ہے کہ وہ ہماری ملکی یا اخلاقی یا مذہبی ضرورتوں کے لئے کافی ہیں؟ کیا وہ ہر ایک معقول پسند انسان کے نزدیک کسی مخالف سے مخالف کی نظر میں عزت اور وقعت کے مستحق ہوسکتے ہیں؟ قانونی نظر سے دوسرے مضمون کا ایک فقرہ برائے ہتک توہین ہے جسکی بنا پر دفعہ پانصد تعزیرات ہند کے مطابق مقدمہ قایم ہوسکتا ہے کیونکہ جن الفاظ سے اُس نے عمداً اور ارادتاً تثلیث کو تشبیہہ دی ہے وہ عیسائیوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ پروفیسر عبدالمجید دہلوی مرحوم کی کتاب اعجاز قرآن کی فصل پنجم میں اس مسئلہ کا نہایت وسیع بیان ہے۔ اور علاوہ اسکے ڈاکٹر فانڈر صاحب مغفور کی کتاب مفتاح الاسرار بالکل اس مسئلہ کی تشریح میں ہے۔ لیکن ہرگز ہرگز جو الفاظ صاحب راقم مضمون مذکور نے استعمال کئے ہیں منکروں اور بےدینوں کے اقوال کے ماتحت بھی بیان نہیں ہوئے۔ افسوس کہ ڈبی بازار کی لولی والے کو شرم نہ آئی کہ ایک بڑی اولی العزم قوم کے مقتدا کو کن الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ اور نہ اخبار کے پروپرائٹر اور اڈیٹر کو جو اپنے نام کے پہلے مولوی کے لفظ کو استعمال کرتے ہیں ان ناپاک الفاظ کو قابل اندراج اخبار جانتے

میں جیادا شگیر ہوا۔ عیسائی اگر غیر قوموں کے متعلق کوائی تقریروں میں یاد کرتے ہیں تو ہرگز رنج ہی کے ارادہ سے یاد نہیں کرتے۔ اور علاوہ براں وہ وہی الفاظ اشد ضرورت کی حالت میں یاد دلاتے ہیں جو خود انکی کتابوں میں بھی پائے جاتے ہیں + خیران مضامین سے وہ مثال تو صادق آگئی کہ دمڑی کی ہنڈیا گئی مگر صاحب راقم اور صاحب اڈیٹر بخوبی پہچانے گئے۔ نہ صرف یہی نتیجہ ہوا بلکہ یہہ بھی معلوم ہوا کہ وہ جس چشمہ سے سیراب ہوتے ہیں کیسا پاکیزہ اور صاف ہے۔ سچی دین اس تاریک ہندوستان میں کسی کی جنرالی سے فتحمند نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ اپنی ہی اصلی پاکی اور نیکی اور پاکیزگی سے نہ محض ہندوستان پر غالب آئیگا بلکہ تمام غیر مہذب قوموں پر غالب آئیگا کسی مخالف کی مخالفت کبھی پیش نہ جائیگی۔

راقم پنجابی عیسائی

منقولات

روم و یونان

جو علاقہجات روم کے یونان کو ملے ہیں سلطان روم نے طاقتہائے یورپ سے درخواست کی ہے کہ انکی نسبت یونان سے مندرجہ ذیل شرطیں منظور کرالیں +

اوّل ان علاقوں میں جو سرکاری جائداد یا رعایا کی خاص جائداد ہوگی یونان کو واجب ہوگا کہ اسکو عزت سے دیکھے اور اسکے نقصان کا جوابدہ رہے +

۲۔ زمین کے مالکوں کو مجبور نہ کیا جانا چاہئے کہ وہ اپنی زمینوں کو بیچیں یا کرایہ کو کم کریں +

۳۔ اگر کوئی زمیندار ملک چھوڑ کر رعایائے سلطانی میں آباد ہونا چاہیں تو گورنمنٹ یونان کو واجب ہوگا کہ انکی زمین اور غیر منقولہ جائداد کی خاطر خواہ اور اچھی قیمت مالکوں کو [illegible] دیدے +

۴۔ تمام رعایا کی جائداد۔ مذہب اور عزت طاقتہائے یورپ کی حفاظت میں رہنی چاہئے +

۵۔ رعایا کے ہر ایک فرقے کو معاملات سول اور پولیٹیکل میں گورنمنٹ یونان ایک ہی نظر سے دیکھے گی +

۶۔ مسجدوں اور دیگر مذہبی درسی اور خیراتی انجمنوں کی ملکیت پر گورنمنٹ یونان کسی قسم کی زبردستی یا ضبطی نہیں کریگی +

۷۔ ایسی انجمنوں وغیرہ کے واسطے اماموں وغیرہ کو چھانٹنا یا مقرر کرنا یا معزول کرنا اس قسم کے سب کاموں کا کلی اختیار مسلمان افسروں کے ہی فقط ہاتھ میں رکھا جائے اور گورنمنٹ اسمیں بالکل دست انداز نہ ہو +

۸۔ ہر قسم کی مذہبی باتوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا چاہئے اور ان معاملات میں دخل ہرگز نہ دینا چاہئے اگر کوئی شخص خوش برضائے اپنا مذہب تبدیل کرنا چاہے تو ایسے وقت میں اسلامی قانون کا پورا پورا برتاؤ کرنا واجب ہے +

۹۔ مسلمان رعایا کے واسطے ہتھیار نہ رکھنے کا کوئی قانون گورنمنٹ یونان کبھی پاس نہ کریگی +

۱۰۔ نکاح یا حقوق کی نسبت تمام مسئلے مسلمان قاضیوں کے ذریعے سے حل کئے جائینگے ایسے قاضیوں کے ذریعے جو اپنا رشتہ شیخ الاسلام سے رکھتے ہوں +

۱۱۔ مسلمانوں کو پوری پوری اجازت ہوگی کہ وہ جہاں چاہیں رہیں۔ چاہے وہ سلطانی علاقوں میں چلے جائیں انکو کوئی نہ روکے اور جو زمیندار حکومت سلطانی میں رہتے ہیں وہ بھی پورے پورے مجاز ہوں کہ اپنی زمین کی خبرگیری کیواسطے بے روک ٹوک جب چاہیں ان علاقوں میں آئیں جائیں اور رہیں یا نہ رہیں +

یونان کی تمام رعایا شاہ سے ناراض ہے۔ باعث یہہ کہ وہ کہتی ہے کہ شاہ نے کیوں نہ روم سے جنگ کی اور کسواسطے اپنی حکومت سلطان روم سے نہ لی۔ وہ تمام وزارت کو گالیاں دیتے ہیں کہ وہ ڈرپوک ہے اور ملک کی عزت کو اڑانا چاہتی ہے۔ مفسدانہ اشتہار جابجا چسپاں ہو رہے ہیں نہیں بلکہ یہہ اشتہار شاہی محل میں بھی پھینکے جا رہے ہیں۔ اخبارات یونان اسے بھی زیادہ سخت ترین وزارت یونان کی نسبت مشتہر کر رہے ہیں + از انجمن پنجاب

اخبارات تار برقی

شملہ ۱۸ جون ۱۸۹۷ء۔ گورنمنٹ ہند نے یہہ امر فیصلہ کردیا ہے کہ جو جرائم محمد حیات خان پر عاید ہوئے انکی تحقیقات حسب ضابطہ علانیہ بموجب ایکٹ ۳۷ ۱۸۵۰ء ہوگی +

قندھار سے یہہ خبر ملی کہ ایک فوج مشتمل سواران اور پیادگان جنکی تعداد وغیرہ معلوم نہیں زیر حکم سردار ہاشم خان محمد حسین اور عبد اللہ جان گرشک پر ۳ تاریخ کو پہنچ گئی + افواج امیر نے اُسپر حملہ کیا اور چار گھنٹے کی جنگ کے بعد پریشان کردیا۔ فریقین کا جو نقصان ہوا اسکا حال ابھی معلوم نہیں ہوا + اس افواہ کا ثبوت ضروری ہے +

لنڈن ۱۹ جون ۱۸۹۷ء۔ آیرلینڈ سے جو تازہ خبر آئی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ بموجب احکام دبا ڈالنے والے ایکٹ کے سب آدمی ماخوذ ہو رہے ہیں جو جلد لینڈ لیگ

مولفکریس ہونے والا تھا ملتوی کیا گیا ہے [illegible] میں سخت بلوہ ہوا ہے +

[illegible] شنبہ [illegible] نے کئی مجرم ماخوذ کئے - بلوہ کرنیوالوں نے [illegible] کرائے - قریب دو چار کی کئی سڑکیں اور منار تباہ کر دئے ہیں [illegible] کارک سے فوجیں روانہ ہوئی ہیں تاکہ اس خلل کو رفع کریں +

رانڈونکی شادی کی بابت ہم جانیں کچھ اثر کیا ہے کہ انکی نکاح کے بارے میں مدراس کے سربرآوردہ آدمی کوشش کر رہے ہیں اس کام کی کارروائی نہایت عمدہ طور سے ہوئی ہے مسٹر [illegible] آبادہ مسٹر رگھوناتھ راو دیوان سابق مہاراجہ صاحب ہیں مگر علاوہ انکے اور بہت سے یونیورسٹی مدراس کے معزز صاحبان اسمیں شریک ہیں +

سر جارج کالی - ایک لنڈن کا اخبار لکھتا ہے کہ سر جارج کالی مرحوم کی حسن خدمات اور انکی لڑائی میں مارے جانے کے سبب حضور ملکہ معظمہ نے خواہش ظاہر کی ہے کہ انکی بی بی کو علاوہ پنشن مقرر کردہ کے ایک اور خاص پنشن ملیگی جسکے پانے کا وہ استحقاق رکھتی ہیں +

لودیانہ

ہفتہ حال میں گرمی کا نہایت ہی زور و شور رہا یہانتک کہ دنکو باہر نکلنا بہت مشکل ہو گیا تھا اور گھر میں بیٹھے بھی چین نہیں تھا مگر شکر ہے کہ ۲۹ جون کی صبح کو بعد چلنے سخت گردباد کے بارش ہوئی اور تھوڑی ہی دیر میں پرنالہ چلنے لگے - ہوا سرد ہے اور برسات کی موسم معلوم ہو رہی ہے +

خراب سڑکوں کی طرف جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے توجہ فرمائی ہے چنانچہ ایک دو جگہہ کام بھی جاری ہو گیا ہے +

اب برسات شروع ہے چاہئے کہ صاحبان عملہ صفائی وغیرہ خوب کوشش سے صفائی کے درپے ہوں کیونکہ اگر اب بھی بادلونکو دیکھکر بیٹھے رہیں اور یہہ خیال کریں کہ بارش آپ ہی شہر کو صاف کر دیگی تو احتمال ہے کہ بیماری پھیل جاوے +

سنا ہے کہ ۲۵ جون کو حسب اجازت جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دستور کے موافق رکھ سرکاری کا میلہ ہوا تھا چنانچہ کسیقدر آدمی وہاں برائے تفریح طبع گئے اور رکھ کی سیر کرتے رہے +

یہہ میلہ قریب مہذب میلوں کے موافق تھا کیونکہ اسمیں نہ ترنج نہ ناچ تھا اور نہ رنگ اور نہ کچھ اور - ہماری دانست میں اگر ایسا میلا اوسطور سے جسمیں غیر تہذیب کوئی بات نہو پھر اگر ہے تو اچھا ہے اور اگر اسکے خلاف ہے تو خراب ہوگا مگر یقین نہیں ہے کہ یہہ میلہ تہذیب کے ساتھ ترقی پکڑے کیونکہ ہمنے سنا ہے کہ چند ناچ رنگ کے شائقین میلہ سے ناک بھوں چڑھاتے اور بُرا منہہ بنائے کہتے چلے آتے تھے کہ میلہ تو خوب ہوا کرتا مگر نار افشاں (نور افشاں) کچھ نہیں کرنے دیتا +

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت مندرجہ ذیل ہے - سالانہ بلا محصول [illegible] معہ محصول [illegible] ۲ پرچہ کے واسطے معہ محصول [illegible] ۳ پرچہ کیواسطے [illegible] - ۴ پرچہ کے واسطے معہ محصول [illegible] - ۵ پرچہ کے واسطے معہ محصول [illegible] - ۶ پرچہ کے واسطے معہ محصول [illegible] - ۱۲ - پرچہ کے واسطے معہ محصول [illegible] قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہے بھیجنی چاہئے +

غزل

(فاعلاتن فاعلاتن فاعلات یا فاعلن)

غافلو بیدار ہو آیا مسیح ذوالجلال -
نیر اعظم سے بھی انور ہے یاں جسکا جمال
نور ایماں ہر جگہہ دنیا میں ہے پرتو فگن -
کفر کی ظلمت ہوئی یکسر جہاں سے پایمال
خرمن عصیاں ہوا ہے برق ایماں سے تباہ -
ہے وہ اب بدر منور جسکو کہتے تھے ہلال
جسکو آب تیغ بھی حاصل نہ ہوتا تھا کبھی -
اب تو رحمت کا میسر انکو ہے آب زلال
جسکو عصیاں نے کیا تھا طفل مکتب سے بھی کم -
وہ مسیحی امتیازی سے بنے اہل کمال
تاجرو عیسیٰ مریم سے تجارت خوب ہے -
گو چھٹیتر نقد دیکر چار سو چون کا مال[لہ]
مردم دنیا ذرا تو فکر عقبیٰ کی کرو -
کب خدا تم سے سنیگا فیلسوفی قیل و قال
کب رہیگا یہہ تیرا اسکندری جاہ و حشم -
کیا نہیں معلوم تجھکو ہر کمالے را زوال
ہم تیرے اسرار کو کسطرح جانیں یا خدا -
ہو سکے ممکن وہ کیونکر جسکو کہتے ہیں محال
ای مسیحا کر دعا احقر سکیں قبول -
رحمت کامل سے دے ایمان میں اسکے کمال

لہ ابجد کے حساب گناہ کے عدد ۷۶ اور نجات کے ۴۵۴ ہیں - مراد یہہ ہے کہ مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور اپنے گناہ مٹانے کے لئے مصلوب سمجھو - اور یہہ تجارت نہایت ہی مفید ہے کہ کم دیکر زیادہ روپیہ کا مال ملتا ہے +

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا